REGD No L 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؛ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
لاہور

یوم جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "
فی پرچہ ۱ آنہ

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۳۱ امان ۱۳۲۹ ہش	۳۱ مارچ ۱۹۵۰ء	نمبر ۷۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ مارچ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سکرٹری کی طرف سے اطلاع مظہر ہے کہ "حضور انور سے طبیعت کے دریافت کرنے پر فرمایا۔ "گلے میں تکلیف ہے۔ شام کو بخار ہو جاتا ہے۔" احباب حضور کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ خدا تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

لاہور ۳۰ مارچ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب موصوفہ کو اپنی دعاؤں (میں یاد رکھیں)

جماعت احمدیہ لاہور کے لئے نہایت ضروری اعلان

مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے مندرجہ ذیل اعلان بغرض اشاعت ارسال فرمایا ہے:-

لاہور ۳۰ مارچ۔ مجلس انتخاب کے اراکین کا انتخاب۔ اور اس کے بعد مرکزی عہدہ داران کا انتخاب بروز ہفتہ بعد از نماز مغرب مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ منعقد ہوگا۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام اراکین جماعت جو سال ۱۸ برس سے زائد عمر کے ہیں۔ بالالتزام اس جلسہ میں شریک ہوں۔

ذاتی امانتیں متروکہ جائیداد نہیں

کراچی ۳۰ مارچ۔ آج پاکستانی پارلیمنٹ میں وزیر خزانہ نے بتایا۔ کہ بھارت کی حکومت نے انہیں مطلع کر دیا ہے۔ کہ بھارت کے بنکوں میں پاکستانی افراد کی جو امانتیں جمع ہیں۔ وہ متروکہ جائیداد کی اصطلاح کی تعریف میں نہیں آئیں گی۔

وزیرِ اعظم پاکستان کے دہلی جانے کے اقدام کا برطانیہ کے اعلیٰ سیاسی حلقوں میں خیر مقدم

لنڈن ۳۰ مارچ۔ وزیر اعظم پاکستان نے بھارت کے فرقہ وارانہ فسادات کا فوری حل تلاش کرنے کے لئے نئی دہلی جانے پر جو آمادگی کا اظہار کیا ہے اس کا یہاں کے اعلیٰ سیاسی حلقوں میں خوشگوار خیر مقدم کیا گیا ہے۔ روز نامہ "مانچسٹر گارڈین" نے تو اس حسن اقدام کا خیر مقدم کرتے ہوئے یہاں تک لکھا ہے۔ کہ مسٹر لیاقت علی خاں نے اس اقدام سے ساری دنیا سے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ آپ کی جگہ اگر کوئی اور چھوٹا یا چھچھورا آدمی ہوتا۔ تو دہلی جانے میں خواہ مخواہ کا تکلف اور پس و پیش کرتا۔ اور ملاقات کے مقام میں کئی دقتیں پیدا ہو جاتیں۔ جریدہ مذکور کا کہنا ہے۔ کہ دونوں وزرائے اعظم کی اتوار کی ملاقات پر بہت کچھ انحصار ہے۔ اور کہ جب تک دونوں حکومتیں مصالحت کے تازہ جذبہ کے ساتھ دونوں حکومتوں سے بڑے بڑے مابہ النزاع مسائل کا فیصلہ کر لیں گے بنگال میں مستقل امن و امان کا قیام مشکل ہوگا۔ لہٰذا ضروری ہے۔ کہ حالات کی درستی کے لئے نئے سرے سے دلی کوشش کی جائے۔

ڈھاکہ میں مہاجرین کے ۹ کیمپ

ڈھاکہ ۳۰ مارچ۔ آج ڈھاکہ سے مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نور الامین نے ریڈیو سے تقریر نشر کرتے ہوئے کہا۔ جب سے پاکستان نے سکے کی قیمت کم نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اشیاء کی قیمتیں گر گئی ہیں۔ چاول کی قیمت تو سولہ روپے تین آنے من ہو گئی ہے۔ آپ نے مشرقی پاکستان کے عوام کو مبارکباد دی۔ کہ انہوں نے گذشتہ ایک ماہ سے سرحد پار فسادات ہونے کے باوجود امن برقرار رکھا ہوا ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ اس وقت تک ۱½ لاکھ سے زائد مہاجرین آ چکے ہیں۔ اور ان کے لئے اکیلے ڈھاکہ ہی میں ۹ کیمپ کھولے جا چکے ہیں۔ گذشتہ فروری کے وسط میں اقلیتوں کے جو افراد گھروں کو چھوڑ کر کیمپوں میں آ گئے تھے انہیں واپس اپنے گھروں میں بسا دیا گیا ہے۔

ٹیلیفون ٹیلیگراف اور بجلی کی تاریں

پاکستان میں بنانے کی سکیم

کراچی ۳۰ مارچ۔ آج پاکستان پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر صنعت آنریبل چودھری نذیر احمد خاں نے بتایا۔ کہ حکومت پاکستانی اور بیرونی فرموں کی اس درخواست پر غور کر رہی ہے۔ کہ ملک ہی میں ٹیلیفون۔ ٹیلیگراف اور بجلی کی تاروں کے بنانے کے کارخانے قائم کئے جائیں۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ اب تک پاکستان ہر سال ۷ کروڑ دس لاکھ روپے کا بجلی کا سامان باہر کے ملکوں سے منگواتا ہے۔ لیکن اس کے لئے کافی سرمایہ اور تربیت یافتہ عملے کی ضرورت ہے۔ اس لئے حکومت رسمی طور پر بین الاقوامی مزدوروں کی انجمن سے درخواست

ملازمین کے متعلق سفارشات منظور

کراچی ۳۰ مارچ۔ آج ایک سوال کے جواب میں وزیر خزانہ نے بتایا۔ کہ حکومت نے چھوٹے گریڈ کے ملازموں سے متعلق تنخواہ کمیٹیوں کی تمام سفارشات منظور کر لی ہیں۔ اور اب انہیں تقسیم ملک سے پہلے کی نسبت کہیں زیادہ تنخواہ ملتی ہے۔

سردار نشتر کا عزم راولپنڈی

لاہور ۳۱ مارچ۔ پنجاب کے گورنر ہز ایکسیلنسی سردار عبدالرب نشتر کل راولپنڈی کے پانچ روزہ دورہ کے لئے روانہ ہوں گے۔ اس قیام کے دوران میں آپ مقتدر سرکاری و غیر سرکاری اکابر سے ملاقات کریں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ مہاجرین کی بحالی کا غور سے جائزہ لیں گے۔

سرکاری اخراجات سے متعلقہ تمام ضمنی مطالبات منظور۔ اپنے نوٹوں کی واپسی کے متعلق بھارت کا افسوسناک رویہ

کراچی ۳۰ مارچ۔ آج پاکستان پارلیمنٹ نے موجودہ مالی سال کے سرکاری اخراجات پورا کرنے کے لئے تمام ضمنی مطالبات کو منظور کر لیا۔ ملکی سکے کی پشت پر جو سرمایہ مخصوص رکھا جاتا ہے۔ اس کے مطالبے کے سلسلے میں دوران بحث میں تقریر کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے بتایا۔ کہ سٹیٹ بنک پاکستان اور حکومت بھارت حکومت سے بار بار درخواست کرتی رہی ہے۔ کہ وہ بھارت کرنسی کے ان نوٹوں کے متعلق جو لوگوں سے واپس کئے جا چکے ہیں۔ بھارت حکومت کوئی فیصلہ کرے۔ مگر اس نے ہمیشہ اس لین دین کی آڑ لیکر انکار کر دیا ہے۔ کہ تمام متعلقہ طلب مالی معاملات کا ایک ہی اجلاس میں فیصلہ کیا جائے گا۔ اس کا یہ رویہ قابل افسوس ہے۔ شہری ہوا بازی کے مطالبہ زر کے سلسلہ میں وزیر اعظم پاکستان نے مشرقی پاکستان کے ممبروں کو یقین دلایا۔ کہ بہت جلد کراچی اور ڈھاکہ کے درمیان براستہ لاہور سروس جاری ہو جائیگی۔ ایک اور بحث کے دوران میں وزیر تجارت نے کہا۔ کہ کمپنیوں سے نئی رجسٹری کے لئے ٹریڈ مارکس کی درخواستوں کا مطالبہ اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ حکومت بھارت نے بھارت میں رجسٹر شدہ کمپنیوں کے ریکارڈ کی نقول دینے سے انکار کر دیا ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ اب ان کمپنیوں کو اسی تاریخ سے رجسٹر کیا جائیگا۔ جس تاریخ سے وہ بھارت میں رجسٹر ہوئی تھیں۔

مختصر لیکن اہم

قاہرہ ۳۰ مارچ۔ کل یہاں اس امر کی تردید کی گئی۔ کہ برطانیہ عرب لیگ اور اردن کے معاملات میں مداخلت کر رہا ہے۔ عرب لیگ نے اردن کے نمائندے کو ایک ہفتے کی مہلت دی ہے۔ کہ وہ اپنے رویے کی وضاحت کرے۔

لنڈن ۳۰ مارچ۔ ایمسٹرڈم کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ جکارتا میں جو ولندیزی انڈونیشی مذاکرات ہو رہے ہیں۔ اس میں انڈونیشی وزیر مالیات نے یہ رائے پیش کی۔ کہ انڈونیشیا کو ۳۰ کروڑ ڈالر کا ولندیزی قرضہ دیا جائے۔

کراچی ۳۰ مارچ۔ آج وزیر تجارت نے ایک سوال کے جواب میں پاکستانی پارلیمنٹ کو بتایا۔ کہ ستمبر ۴۹ء سے فروری ۵۰ء کے عرصہ میں ۵۲ کروڑ روپے کی مالیت کا سامان باہر بھیجا ہے۔

کراچی ۳۰ مارچ۔ کراچی اور قاہرہ کے درمیان ریڈیو ٹیلیفون کا جو سلسلہ کام کر رہا ہے۔ اسے اب بوڈان کے دارالحکومت خرطوم تک پھیلا دیا گیا ہے۔

ایٹلی کی حکومت ڈگمگانے لگی

لنڈن ۳۰ مارچ۔ کل ایک مسئلے پر رائے شماری کے وقت جو حکومت کو شکست ہوئی ہے اس سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے آج دو گھنٹے تک برطانوی کابینہ کا اجلاس ہوا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ وزیر اعظم آج اس سلسلے میں کوئی بیان دیں گے۔ بی۔ بی۔ سی کے نامہ نگار کا کہنا ہے۔ کہ لیبر حکومت اس واقعہ کو ایک معمولی سا واقعہ قرار دے کر نظر انداز کر دیگی۔ اور اس شکست کو کوئی وقعت نہیں دے گی۔ واضح رہے۔ کہ کل ایک معاملے پر رائے شماری میں ۲۸۳ ووٹ حزب مخالف کے حق میں اور ۲۵۷ ووٹ حکومت کے حق میں پڑے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا
ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔

یوم التبلیغ کی تقریب پر مختلف مقامات پر تبلیغ احمدیت

ڈیرہ اسمٰعیل خاں

۲۶/۳/۵۰ کو یوم تبلیغ ڈیرہ اسمٰعیل خاں جماعت نے منایا۔ اور چونکہ ہماری جماعت کے افراد مختلف شعبوں اور پیشوں سے تعلق رکھتے تھے اس لئے خدا کے فضل سے شہر کے ہر شعبہ اور حصہ میں تبلیغ باحسن طور پر کی گئی۔ زبانی باتیں بھی ہوئیں۔ ٹریکٹ پڑھ کر بھی سنائے گئے اور تقسیم بھی کئے گئے۔ کالج کے پروفیسرز اور طالب علموں چیدہ چیدہ سوداگران کو اور پی ڈبلیو ڈی کے بعض افسران اور مقامی سنٹرل جیل کے ملازمین کو بھی ٹریکٹ دیئے گئے۔ اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

(سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیلخاں)

شیخوپورہ

۲۶ مارچ ۱۹۵۰ء کو جماعت احمدیہ شیخوپورہ کو سات مختلف وفود میں تقسیم کیا گیا۔ مختلف قسم کے ٹریکٹ قریباً ڈیڑھ ہزار کی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ اکثر غیر احمدی احباب سے تبادلہ خیالات بھی کیا گیا۔ خدا کے فضل و کرم سے اس کا اچھا اثر ہوا۔

(سیکرٹری تبلیغ شیخوپورہ)

لائل پور

خدا کے فضل و کرم کے ساتھ ۲۶/۳/۵۰ بروز اتوار یوم تبلیغ منایا گیا۔ تقریباً ۴ ہزار ٹریکٹ مختلف مضامین کے تقسیم کیے گئے۔ تقریباً دو صد آدمیوں کو جن میں مختلف طبقہ کے آدمی تھے تبلیغ کی گئی اللہ تعالےٰ نیک نتائج پیدا کرے۔

سیکرٹری تبلیغ لائلپور

اسلام پور بھلوال

اسلام پور کے احمدیوں نے مسجد میں دعا مانگی پھر تعلیم یافتہ لوگوں کے گھروں میں جا کر تبلیغ کی

(سیکرٹری تبلیغ اسلام پور بھلوال)

ننکانہ

جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب نے احباب کے چند گروپ تیار کئے۔ ہر گروپ کے ایک ایک امیر مقرر کئے گئے۔ دو گروپ حلقہ شہر کے لئے مقرر کئے گئے۔ ایک ریلوے سٹیشن ننکانہ صاحب پر مقرر کیا۔ تاکہ آنے جانے والی گاڑیوں پر جا کر مسافروں کو بذریعہ ٹریکٹ تبلیغ کریں ایک گروپ جو جماعت کے معزز اور تعلیم یافتہ افراد پر مشتمل تھا۔ شہر کے رؤسا اور امرا اور اعلےٰ طبقہ کے لئے منتخب کیا گیا۔ جنہوں نے سارا دن تبلیغ احمدیت کو سرانجام دیا اور شہری حلقہ کے بڑے بڑے آدمیوں تک پیغام احمدیت کو پہنچایا۔ خدا کے فضل سے پانچ پانچ میل تک تقریباً تیس گاؤں میں بذریعہ ٹریکٹوں اور زبانی گفتگو کے احمدیت کے پیغام کو پہنچانے کے بعد شام کو واپس آئے۔ چھ صد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

لجنہ اماء اللہ نے بھی مستورات کے دو گروپ بنا کر شہر کے مختلف علقوں میں غیر احمدی مستورات کو جمع کر کے تبلیغ احمدیت کا فریضہ ادا کیا۔ جس کا اچھا اثر رہا۔

(سیکرٹری تبلیغ ننکانہ صاحب)

سانگلہ ہل

احباب کو مختلف وفود میں تقسیم کر دیا گیا۔ اور بعض ضروری ہدایات بھی دی گئیں۔ اور احباب کو بعد دعا روانہ کیا گیا۔ بعض وفود مضافات کے دیہات میں گئے۔ اور بعض شہر کے مختلف حصوں میں۔ احباب شام کو ۵ بجے پھر مرکزی مقام پر مجتمع ہوئے تاکہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ دیں احباب نے ۵۰ تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور ۷۰ افراد کو پیغام حق زبانی پہنچایا گیا۔ یہ صرف وہ تعداد ہے۔ جن کی ہمیں رپورٹیں حاصل ہو چکی ہیں۔ (سیکرٹری تبلیغ سانگلہ ہل)

ایبٹ آباد

مورخہ ۲۶/۳/۵۰ کو بسلسلہ یوم التبلیغ ملک عزیز احمد صاحب کے مکان پر چند ایک معززین کو عصرانہ پر بلا کر تبلیغ کی گئی۔ وفات مسیح اور خاتم النبیین دو مضمون زیر عنوان تھے۔ سوال و جواب بھی ہوئے۔ یہ تقریب دو گھنٹہ تک جاری رہی انفرادی طور پر بھی تبلیغ ہوئی اور مختلف ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

(سیکرٹری تبلیغ ایبٹ آباد)

لجنہ اماء اللہ شادباغ لاہور

یوم التبلیغ کے موقعہ پر حلقہ شادباغ لاہور گھروں پر جا کر بعض مستورات کو پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ اور جماعت کے متعلق غلط خیالات کی تردید کی گئی اور بعض مستورات کو گھر پر دعوت دے کر احمدیت سے روشناس کرایا گیا۔

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حلقہ شادباغ لاہور

درخواست دعا: میری اہلیہ کو بخار آتا تھا اور اب افاقہ ہے۔ مگر کبھی کبھی پھر بخار ہو جاتا ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

سردار محمد اسلام نگر لاہور

دورہ سندھ کے آخری دو دنوں کی رپورٹ

از مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب فاضل

۲۱ر مارچ ناصر آباد میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پھر جنرل میٹنگ کا اجلاس طلب فرمایا۔ جس میں تمام اسٹیٹس کے مینیجر اور اکونٹنٹ صاحبان نے شرکت کی۔ پون گھنٹہ کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا اور حضور نے سب کو واپسی کی اجازت مرحمت فرمائی اور انہیں شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور نے مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب و مکرم شیخ نور الحق صاحب کو دفتری امور کے متعلق ہدایات دیں۔ جن کا سلسلہ ظہر کی نماز تک جاری رہا۔ بعد نماز ظہر محکمہ تجارت کے کارکن پیش ہوئے۔ جن کو حضور نے اپنی ہدایات سے سرفراز فرمایا۔

۲۲ر مارچ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرگوسن ٹریکٹر کے ملاحظہ کے لئے تشریف لے گئے۔ جو حال ہی میں منگوایا گیا ہے۔ واپسی پر حضور کی خدمت میں سیلز ایجنٹ ایم این سنڈیکیٹ کے حسابات پیش ہوئے۔ اس اجلاس میں مکرم مولوی عبد الباقی صاحب ایم اے مکرم شیخ نور الحق صاحب اور مکرم مولوی ناصر الدین صاحب شامل ہوئے۔ اسکے بعد حضور نے کارکنان متعلقہ کو دفتری امور کے متعلق ہدایات دیں۔

تعلیم الاسلام کالج میگزین کا اجراء

تعلیم الاسلام کالج کے اساتذۂ کرام اور طلباء کی علمی و ادبی کاوشوں کا مرقع تعلیم الاسلام کالج میگزین

"المنار"

کالج کنووکیشن کے موقعہ پر ہو رہا ہے۔ المنار کا سب سے پہلا شمارہ انشاء اللہ دو اپریل کو شائع ہوگا۔ ستر صفحات پر مشتمل اس رسالہ میں طلباء کے ادبی مضامین۔ منظومات اور معیاری افسانوں کے علاوہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب کا نہایت بلند پایہ علمی مقالہ اور فاضل اساتذہ کے رشحات قلم بھی شامل ہیں۔

طلباء کی علمی و ادبی کاوشوں کو سراہنے کے ساتھ ساتھ رسالے کے ادبی معیار کا بھی خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے۔ احباب جماعت اور علم دوست حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ المنار کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر اپنی قوم کے علم دوست نوجوان طبقہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

رسالہ کی ادارت مندرجہ ذیل فاضل اساتذہ اور طلباء کے سپرد ہوئی ہے۔

نگران: ملک فیض الرحمٰن صاحب فیضی ایم اے

(حصہ اردو)

چیف ایڈیٹر: سردار رشید قیصرانی

ایڈیٹر: فیض اسلم

نگران

مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے

(حصہ انگلش)

اعلان معافی

چونکہ آغا عبد الرحیم صاحب نے قضائی فیصلہ کی تعمیل میں بقایا رقم -/۲۷۵ روپیہ زرڈگری بحوالہ کے ذمہ واجب الادا تھی یکمشت ادا کر دی ہے۔ اسلئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم و شفقت ان کو معاف فرما دیا ہے۔ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان معافی کیا جاتا ہے۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۰ء

اصل مرض ناجائز انتفاع ہے

(۱)

اس وقت دنیا میں محض عقل کی بناء پر دو نظام ہیں۔ جو آپس میں متصادم ہیں۔ ایک سرمایہ داری اور دوسرے اشتراکیت۔ سرمایہ داری دراصل کوئی باقاعدہ نظام نہیں ہے۔ لیکن اسکی ایک بنیادی خصوصیت ہے۔ کہ اس میں انفرادی ملکیت کو جائز سمجھا جاتا ہے۔ جو فی ذاتہٖ تو بری چیز نہیں۔ لیکن موجودہ دور میں اس نے ایسی صورت اختیار کرلی ہے۔ کہ اس میں ناجائز انتفاع ایک مستقل چیز بن گئی ہے۔ جو دراصل بہت بڑی برائی ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ یہی بنیادی برائی ہے یورپ کے الحادی ماحول میں جس کے اثر میں اب تمام دنیا آگئی ہے۔ اس نے یہ صورت اختیار کرلی ہے۔ کہ چند افراد تو ہر طرح کی عیاشیاں کر رہے ہیں۔ اور دنیا کی اکثریت یا محتاج کی بھی محتاج ہو گئی ہے۔ یہ حالت واقعی دردناک ہے۔ اور ممکن نہ تھا کہ اس کا ردّ عمل نہ ہوتا۔ لیکن چونکہ ردعمل بھی یورپ کے مادی ماحول میں ہوا۔ اس لئے لازم تھا۔ کہ اس کا حقیقی حل تو نظر سے اوجھل رہتا۔ اور ایک انتہا سے دوسری انتہا کی طرف انسان بھٹک جاتا۔ مرض تو ناجائز انتفاع اور عیاشانہ رجحانات تھے۔ لیکن مصلحین نے انفرادی ملکیت کو مرض سمجھ لیا۔ اور اس غلط مفروضہ کی بناء پر ایک غلط فلسفہ گھڑ کر رکھ دیا۔ ان لوگوں نے انسانی فطرت کو تو نظر انداز کر دیا۔ اور صرف ملکیت کو لے بیٹھے۔ اور کہا۔ کہ اگر انفرادی ملکیت اڑا دی جائے۔ تو سب ٹھیک ٹھاک ہو جائیگا۔ اس مفروضہ پر کتابوں پر کتابیں لکھ کر ڈھیر لگا دیئے۔ اور پھر بعض منچلوں نے ان نتائج کو جن پر یہ لوگ پہنچے ہیں۔ عمل کی تجربہ گاہ میں آزمانا شروع کیا۔ پہلے تو تلقین سے کام لیا گیا۔ لیکن جب اس میں ناکامی ہوئی۔ تو عوام کے جذبات سے کھیلنا شروع کیا۔ جن ملکوں میں استبداد کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔ وہاں اس کھیل نے خطرناک صورت اختیار کی۔ انقلاب ہوا۔ خون خرابہ ہوا۔ اور اب وہاں نئے نظریات کی روشنی میں نظام جنت چلانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

قطع نظر اس کے کہ اشتراکی نظریات نے عملاً جنت حاصل کی ہے یا نہیں۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ آیا اس نظریہ کے رو سے وہ جنت ممکن بھی ہے۔ کہ نہیں۔ اس نظریہ کا بنیادی اصول انفرادی ملکیت کی نفی ہے۔ اس نظریہ کے مطابق تمام دولت خواہ کوئی پیدا کرے۔ عوام کی ملکیت ہے۔ اور چونکہ حکومت عوام کی نمائندہ ہے۔ اس لئے تمام دولت اسکی تحویل میں ہونی چاہیئے۔ وہ حصہ رسدی سب کی ضروریات کے مطابق تقسیم کرے۔ ہم یہاں اس سوال کو نہیں لیتے۔ کہ ایسا ممکن ہے یا نہیں۔ بلکہ صرف یہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر تمام دولت حکومت کی تحویل میں چلی جائے۔ تو محض اس وجہ سے وہ معاشی ناہمواری مٹ سکتی جس کی دنیا شاکی ہے۔ اصل سوال تو یہ ہے۔ کہ کیا دنیا میں اس وقت جو تباہی آئی ہوئی ہے۔ وہ محض اس طرح تمام دولت کے حکومت کی تحویل میں آجانے سے ختم ہو جائے گی۔ ہمارا جواب ہے۔ کہ نہیں۔

اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ اصل بیماری تو ناجائز انتفاع ہے۔ اسکی کیا ضمانت ہے۔ کہ حکومت کے عمال ناجائز انتفاع نہیں کریں گے۔ راشننگ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ کیا عوام کو بھی اس قسم کی اشیاء ملتی ہیں۔ یا اتنی ہی ملتی ہیں۔ جتنی کہ ان لوگوں کو جن کا انتظام سے براہ راست تعلق ہوتا ہے۔ یہ تو ہر ایک کا تجربہ ہوگا۔ کہ جب چینی کا ایک تولہ بھی عوام کو نہیں ملتا خاص لوگوں کے ہاں بوریاں موجود ہوتی تھیں۔ آخر تقسیم کرنے والوں کو ناجائز انتفاع سے کونسی چیز روک سکتی ہے۔ صرف قانون تو روک نہیں سکتا کیونکہ باب الحیل تو ہر قانون میں باندھا جا سکتا ہے۔

اسلام ایک نظام ہے۔ مگر وہ محض قانونی نظام نہیں ہے۔ معاشی نقطۂ نظر سے اس کا اصل مقصد اس بنیادی بیماری کا استیصال ہے۔ جس کو ہم نے ناجائز انتفاع کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اسلام کا رجحان قطعاً انفرادی ملکیت کی نفی کی طرف نہیں ہے۔ کیونکہ یہ فطرت کے اولین اصولوں کی خلاف ورزی ہے

(۲)

غلامی اس لئے ناجائز ہے۔ کہ وہ انسان کی آزادی کو روکتی ہے۔ اور اس طرح انسانی ارتقاء میں حائل ہوتی ہے۔ لیکن انفرادی ملکیت کی منسوخی بجائے آزادی کے انسان کو حکومت کی فولادی زنجیر میں جکڑ دیتی ہے۔ اور بدترین قسم کی غلامی پیدا کرتی ہے۔ اس لئے غلامی پر قیاس کر کے یہ کہنا غلط ہے۔ کہ اسلام کا رجحان ملکیت کو ختم کرنے کی طرف ہے۔ اسلام میں انفرادی ملکیت کا احترام اتنا ہے۔ کہ اس نے اس لئے کہ کسی کی انفرادی ملکیت پر اثر نہ پڑے۔ غلامی جیسی چیز کو بھی بتدریج ختم کرنا پسند کیا۔ کیونکہ اس سے انفرادی ملکیت کا سوال اس طرح الجھا ہوا تھا۔ کہ اگر فوری طور پر ممنوع قرار دی جاتی۔ تو فتنہ و فساد کا اندیشہ تھا۔

غلام کو آزاد کرنا انسانی مساوات کو تسلیم کرنا ہے۔ پھر وہ کسی کا غلام نہیں رہتا۔ نہ کسی فرد کا اور نہ کسی حکومت کا۔ لیکن غیر انسانی ملکیتیں تو کسی قانون سے غیر ملکیتیں نہیں بن جاتیں۔ انفرادی ملکیت مٹا کر قومی ملکیت بن جائیگی۔ اور اگر بڑی ملکیتوں کو مٹا کر چھوٹی چھوٹی ملکیتیں بنائی جائیں گی۔ تو پھر بھی وہ ملکیت ہی رہیں گی۔ اس لئے ایک غیر انسانی ملکیت کو غلامی پر قیاس کرنا کسی طرح معقول نہیں کہلا سکتا۔ جہاں اسلام بات بات پر غلاموں کو آزاد کرنا بڑی نیکی بتاتا ہے۔ وہاں وہ اپنی تمام ملکیت انفاق کر دینے کے خلاف ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی آیت مندرجہ ذیل ملاحظہ ہو۔ ولا تبسطھا کل البسط فتقعد ملوما محسورا۔ یعنی اتنی سخاوت بھی نہ کرو۔ کہ خود لاچار اور نادار ہو کر بیٹھ جاؤ۔ (بنی اسرائیل ۳۰)

(۳)

اس وقت مزارعوں کی مصیبتوں کا سوال نہایت اہم قومی سوال سمجھا جاتا ہے۔ اور واقعی یہ اہم سوال ہے بھی ہماری حکومت کا فرض ہے۔ کہ اس کو اس طرح حل کرے۔ کہ مزارعوں کو جس سے انکا زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو سکے۔ اس وقت دو حل ہیں۔ جو بعض لوگوں کی طرف سے پیش کئے جا رہے ہیں۔ ایک تو یہ ہے۔ کہ بڑی بڑی زمینداریوں کو کاشتکاروں پر تقسیم کر دیا جائے۔ مگر غور کیا جائے۔ تو اس سے نہ صرف قوم کو بحیثیت مجموعی بلکہ خود کاشتکاروں کو انجام کار سخت نقصان ہوگا۔ اس وقت تو شاید جتنا ٹکڑا ملے۔ ایک کاشتکار کے لئے کافی ہوگا۔ لیکن ایک ہی نسل میں وہ ٹکڑا ناکافی ہو جائیگا۔ کیونکہ کاشتکار کی اولاد تو بڑھے گی۔ مگر آمدنی نہیں بڑھے گی۔ اس طرح کاشتکار کا سوال پہلے سے بھی زیادہ خطرناک صورت اختیار کرلیگا۔ بڑی زمینداری کو توڑنے سے جو مجموعی پیداوار کو نقصان پہنچیگا وہ اس سے الگ ہوگا۔ کیونکہ چھوٹے چھوٹے زمینداروں کو یہ توفیق نہیں ہوگی۔ کہ وہ سائنس کے جدید آلات سے استفادہ کر سکیں۔ اسی طرح بڑی زمینداری کی وجہ سے جو پیداوار میں افزائش ہو سکتی ہے۔ وہ مسدود ہو جائیگی۔ اس طرح قوم کو تو جو نقصان ہوگا۔ سو ہوگا۔ خود مزارع کو بھی سخت نقصان ہوگا۔ پھر تقسیم کرنے کے بعد دو صورتیں اختیار کرنی پڑیں گی۔ یا تو یہ تقسیم مستقل ہوگی۔ یعنی خرید و فروخت ممنوع کی جائیگی۔ اور یا خرید و فروخت جائز قرار دی جائیگی۔ اول صورت میں جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ کاشتکاروں کی افزائش آبادی کی صورت میں آمدنی کم ہو جائیگی۔ دوسری صورت میں چند ہی سال میں پھر بڑی بڑی زمینداریاں بن جائیں گی۔ اس سے صرف زمینداروں میں تبدیلیاں ہوں گی۔ ملک کا ایک حصہ بہرحال مزارع رہیگا۔

دوسرا حل جو یہ لوگ بتاتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ زمین کو قومی ملکیت بنا لیا جائے۔ یہ علاج اس طرح کا ہے۔ جس طرح گھر میں ایک اپاہج ہو۔ اور وہ خواہش کرے۔ کہ گھر کے سب ارکان اپاہج ہو جائیں۔ کمیونزم نے یہ اصول زیادہ تر انتقامی جذبہ کے ماتحت وضع کیا ہے۔ اس کا سیدھا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ کاشتکار کی موجودہ حیثیت بھی ختم ہو جائے گی۔ اور وہ محض حکومت کا غلام بن کر رہ جائے گا۔ جس کی نہ داد نہ فریاد۔ آج تو وہ بڑے زمیندار سے لڑ کر حکومت کی پناہ لے سکتا ہے۔ جب حکومت ہی بڑا زمیندار بن جائے گی۔ تو پھر ہڑتال سے سوا اس کے کہ اس کے اپنے بال بچے بھوکے مریں۔ اور قومی ذخیرہ کو بھی نقصان پہنچے۔ اور کیا ہوگا۔ دوسری طرف حکومت کے عمال زمینداروں سے بھی بڑھ کر ذاتی انتفاع کریں گے۔ کاشتکاروں کا حال ان مینڈکوں کی طرح ہو جائیگا۔ جو اپنا بادشاہ چاہتے تھے۔ جب ایک دو کھمب بادشاہ کو رد کر دیا گیا۔ تو آخر دیوتاؤں نے تنگ آکر حواصل کو ان کا بادشاہ بنا دیا۔ جس نے چن چن کر مینڈکوں کو نگلنا شروع کیا۔

الغرض یہ دونوں طریقے کہ زرکم مزارعوں کے لئے تو قطعاً مفید نہیں۔ پہلے طریقہ کے ساتھ اگر اسلام کا اصول وراثت بھی زیر عمل آیا۔ تو چھوٹے چھوٹے زمینداروں کی حالت جلد ہی اور بھی خراب ہو جائے گی۔ اور دوسری صورت میں چولہے سے نکل کر بھاڑ میں گرنے والی بات ہے۔

اس کا اصل علاج وہی ہے۔ جو اسلام نے تجویز کیا ہے۔ یعنی ایک حد تک تو ملکیتوں پر اسلامی پابندیاں لگائی جائیں۔ اور دوسرے اسلامی ترغیبات سے مالک و مزارعین کے مابین امداد باہمی اور برادرانہ سلوک کا احساس پیدا کیا جائے۔ اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ہم پورے اسلام پر عمل اختیار نہ کریں۔ اگر ہم پورے اسلام پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ تو کم از کم ہمیں اس ضمن میں اسلام کا نام نہیں لینا چاہیئے۔ ہم اسلام کے معاشی اصولوں کو پورے اسلام سے علیحدہ نہیں کر سکتے۔ اور محض اس لئے کہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کی رائے بٹائی کے خلاف تھی۔ حالانکہ آپ نقد لگان کے خلاف نہیں تھے۔ اور نہ ملکیت کے خلاف تھے۔ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ اسلام کا رجحان زمینداری کی منسوخی کی طرف ہے۔

ارتقائے کائنات

مورخہ ۱۰ فروری بعد نماز مغرب مجلس مذہب و سائنس کے زیر اہتمام پروفیسر رشید الحمید صاحب ایم اے (کینٹب) انچارج شعبہ فلکیات پنجاب یونیورسٹی نے ارتقائے کائنات کے دلچسپ موضوع پر ایک تحقیقاتی تقریر فرمائی تھی۔ جس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔ چونکہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت علیل تھی۔ اس لئے جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔

تقریر کے اختتام پر دلچسپ سوال و جواب ہوئے۔ جس سے حاضرین بھی مستفید ہوئے صاحب صدر نے آخر میں ارتقائے کائنات کے متعلق قرآن کریم سے مزید حوالجات پیش کئے۔ اور پروفیسر صاحب ممدوح اور سامعین کا شکریہ ادا کیا (سیکرٹری مجلس مذہب و سائنس)

ارتقائے کائنات

(۱) ہماری زمین نظام شمسی کا ایک جزد ہے نظام شمسی میں سورج سیارے نیز دمدار ستارے شامل ہیں۔ سیارے سب کے سب سورج کے گرد حرکت کرتے ہیں۔ زمین بھی انہی میں سے ایک ہے۔ بعض سیاروں کے گرد ایک یا ایک سے زیادہ چاند حرکت کرتے ہیں۔ زمین کا قطر ۸۰۰۰ میل کے قریب ہے اور چاند جو ہمارا قریب ترین آسمانی ہمسایہ ہے ۲ لاکھ چالیس ہزار کے فاصلہ پر ہے۔ سورج کا بُعد ۹ کروڑ تین لاکھ میل ہے۔ بڑے سیارے جن میں عطارد ۱۔ زہرہ ۲۔ مریخ ۳۔ زمین ۴۔ زحل ۵ مشتری ۶۔ یورینس ۷۔ نیپٹون ۸۔ پلوٹو ۹ شامل ہیں سورج سے کم و بیش فاصلہ پر واقع ہیں۔ اور ان میں بعید ترین سیارے پلوٹو کا شمسی فاصلہ زمین کے شمسی فاصلے سے چالیس گنا ہے یہ فاصلہ کچھ زیادہ نہیں۔ نظام شمسی سے باہر بے شمار اجرام فلکی ہیں۔ ان سب میں سے قریب ترین ستارہ $(10)^{12} \times 24$ میل کے فاصلہ پر ہے۔ جو نظام شمسی کے فاصلوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ ستاروں کے فاصلے بجائے میلوں کے سالِ نور میں ناپے جاتے ہیں۔ اور یہ وہ فاصلہ ہے جو روشنی ۱۸۶۰۰۰ میل فی ثانیہ کی رفتار سے حرکت کرتی ہوئی ایک سال میں طے کرتی ہے۔ نظام شمسی سے باہر اب ہم نظام کوکبی میں آتے ہیں۔ ہمارا نظام کوکبی کہکشاں کہلاتا ہے۔ اس کے افراد بے شمار ستارے ہیں جن کی تعداد $(10)^{13} \times 4$ بتائی جاتی ہے۔ اور ان کے فاصلوں کا تخمینہ ۴ سال نور سے لے کر کئی ہزار سال نور کیا گیا ہے۔

(۲) اندازہ کیا گیا ہے کہ ہمارے نظام کوکبی سے باہر پانچ لاکھ سے ۱۰ لاکھ سالِ نور قریب قریب خلا ہے۔ جہاں کوئی اجرام فلکی موجود نہیں۔ اس کے بعد ہمارے نظام کوکبی کی طرح کروڑہا اور کوکبی نظام ہیں۔ جنہیں ماورائے کہکشاں سدائم کے نام سے موسوم کیا گیا ہے سدائم سدیم کی جمع ہے۔ جس کے معنے کہر یا دھند کے ہیں۔ فلکیات کی اصطلاح میں سدیم کا لفظ آسمانی غبار کے لئے موزوں خیال کیا گیا ہے۔ سدائم دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو ہمارے نظام کوکبی میں واقع اور کہکشانی سدائم کہلاتے ہیں۔ یہ نسبتاً بہت قریب ہیں۔ دوسری قسم ماورائے کہکشاں سدائم کی ہے۔ دونوں قسموں میں یہ فرق ہے کہ کہکشانی سدیم ایک لطیف منتشر مادہ کی حالت میں ہوتا ہے اور ماورائے کہکشاں سدیم محض فاصلے کی زیادتی کی وجہ سے غبار کی شکل میں نظر آتا ہے فی الحقیقت وہ غبار نہیں ہے بلکہ کہکشاں کی طرح ایک مکمل کوکبی نظام ہے۔ کائنات میں اس قسم کے تقریباً دو کروڑ کوکبی نظاموں کا وجود ثابت ہو چکا ہے۔

(۳) نیوٹن ۱۷ ویں صدی عیسوی کا سب سے بڑا ماہر فلکیات گذرا ہے۔ جس نے دنیا کے سامنے عالمگیر قانون جاذبیت کا نظریہ پیش کیا ۱۹۱۵ء میں آئن سٹائن نے اضافیت کا نظریہ قائم کیا نظریہ اضافیت کے ماتحت کائنات کے ہر دو اقسام کے درمیان دو قوتیں ہوتی ہیں۔ ایک قوت تجاذب اور دوسری قوت مدافعت۔ جب اجسام ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہیں۔ تو قوت تجاذب مدافعت پر غالب آجاتی ہے۔ اور جب زیادہ فاصلے پر ہوتے ہیں تو اس کے برعکس ہر ایک سدیم میں دونوں قوتیں بیک وقت موجود ہوتی ہیں۔ سدائم جن کا باہمی فاصلہ بہت زیادہ ہے۔ ایک دوسرے سے دور ہو رہے ہیں۔ اور یہ اسی قوت مدافعت کا نتیجہ ہے۔

(۴) اب ہم کائنات کے ارتقاء کی طرف آتے ہیں۔ کائنات کی ابتداء کے متعلق سائنسدانوں کا نظریہ یہ ہے کہ پہلے ساری کائنات مادی ذرات کا مجموعہ تھی۔ جن میں کوئی حرکت نہیں پائی جاتی تھی۔ اس لئے کہ اس کی ہر دو قوتیں یعنی کشش اور مدافعت ایک دوسرے کے برابر تھیں اس طریقہ سے کائنات کی شکل ہمیشہ ایک لطیف منتشر مادے کی مانند رہنی چاہیئے تھی۔ لیکن خدائے عالم کو تخلیق کائنات منظور تھی۔ چنانچہ اس منتشر مادہ میں ایک اختلال پیدا ہوا۔ سائنس اس اختلال کی وجہ بیان کرنے سے قاصر ہے۔ اور ہمیں ایک بالا طاقت کا اعتراف کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ چنانچہ اس اختلال کی وجہ سے منتشر مادہ میں انجماد ہونے لگا۔ اس طرح سب سے پہلے سدائم پیدا ہوئے۔ انجماد بڑھنے کی وجہ سے باہمی فاصلوں میں زیادتی ہونے لگی۔ اسلئے سدائم ایک دوسرے سے دور ہونے لگے۔ لیکن ہر ایک سدیم کے اندرونی اجزاء کے باہمی فاصلے کم ہونے شروع ہوئے۔ جس سے ستارے پیدا ہوئے۔ جیسے ہمارا سورج الغرض ارتقائے کائنات کے یہ مراحل ہیں

۱۔ یکساں بچھے ہوئے مادی ذرّوں میں اختلال کی وجہ سے کثافت میں کمی بیشی

۲۔ سدیموں کا پیدا ہونا

۳۔ سدیموں سے ستاروں کی پیدائش

۴۔ ستاروں کا کچھ حصہ ٹوٹ کر سیارے بننا۔

۵۔ اسی طرح سیاروں میں سے چاندوں کا نکلنا۔

۶۔ موافق حالات پیدا ہونے کی صورت میں بعض سیاروں۔ جمادات۔ نباتات حیوانات اور پھر انسان کا ظہور پذیر ہونا۔

ولقد خلقنا السمٰوات والارض وبینھما فی ستۃ ایام وما مسنا من لغوب۔

ترجمہ:۔ ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے مابین ہے۔ چھ دن میں پیدا کیا۔ اور ہم کو تکان نے چھوا تک بھی نہیں۔

یوم سے مراد وقت ہے نہ کہ دن۔ کیونکہ ابھی سورج تو پیدا ہوا ہی نہ تھا۔ پھر دن کہاں سے پیدا ہوا۔ یوم سے وقت یا زمانہ مراد لینا اہل عرب کا محاورہ ہے۔

۵۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا کائنات ختم بھی ہوگی یا نہیں۔ ایک دفعہ یکساں طور پر پھیلے ہوئے بچھے ہوئے مادے میں خلل آنے سے ارتقاء کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مادہ اور توانائی ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہیں۔ توانائی ہر تغیر کے بعد پہلے سے کم مفید رہ جاتی ہے۔ علم طبیعات میں اس قانون کو یوں بیان کیا جاتا ہے کہ کائنات کی ناکارگی ہمیشہ بڑھ رہی ہے۔ اس میں کمی کبھی نہیں ہوئی ابتداء میں کائنات کی ساری توانائی مفید ترین حالت میں تھی۔ اور مختلف تغیرات کے بعد اس کی افادیت میں کمی ہوتی گئی۔ اب توانائی کا ایک حصہ مفید حالت میں ہے ہر تغیر مفید حالت میں کمی پیدا کرتا ہے اور غیر مفید حالت کو زیادہ کرتا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک وقت ضرور آئے گا۔ جب کہ توانائی کلیۃً غیر مفید ہو کر رہ جائے گی۔ اسکے بعد کسی اور تغیر کی ضرورت نہیں رہے گی۔ بعد ازاں پوری یکسانیت کا عالم چھا جائے گا۔ اور کوئی تغیر نہیں ہوگا۔ جب ساری کائنات میں کوئی تغیر نہیں ہو سکے گا۔ تو یہی کائنات کا خاتمہ اور قیامت ہے۔ سائنس نے اس یاس انگیز فیصلے کے بعد پھر ہمیں مذہب کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔

ونفخ فی الصور فاذا ھم من الاجداث الی ربھم ینسلون

ترجمہ:۔ اور صور پھونکا جائے گا۔ سو وہ سب یکایک قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف جلدی جلدی چلنے لگیں گے۔

قرآن مجید کی اس آیت کے بموجب مذہب ہمیں یقین دلاتا ہے کہ سب کچھ فنا ہونے کے بعد خداوند تبارک ہر ایک چیز کو نئی زندگی عطا فرمائے گا۔ اور طبعی کائنات ختم ہونے کے بعد ہمارے لئے ارتقاء کی دوسری منزلیں پیدا ہوں گی۔

لجنات اماء اللہ کے اعلان

"کتاب مقامات النساء فی الاحادیث" کا امتحان ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء کو ہوگا۔ تمام بیرونی لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی لجنہ میں پرزور تحریک کر کے امتحان دینے والی ممبرات کا نام دفتر لجنہ اماء اللہ میں بھجوا دیں۔ (امتحان صرف اردو حصہ میں سے ہوگا) جس لجنہ کے پاس کتاب نہ ہو وہ بھی دفتر لجنہ اماء اللہ کو اطلاع دے کر منگوا سکتی ہے

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

قیام پاکستان و جماعت احمدیہ

قیام و استحکام پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مساعی از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس موجودہ حالات میں نہایت اہم کتاب ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اس کتاب کی کثرت سے اشاعت فرمائیں عام اشاعت کے مدنظر اس کی قیمت اصل خرچ کے قریب ہی مقرر کی گئی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۵/ ایک سو سے زائد کے لئے ۴/ فی نسخہ محصولڈاک اسکے علاوہ ہوگا۔ کتاب ملنے کا پتہ:۔

(دفتر نشر و اشاعت۔ ربوہ ضلع جھنگ)

مکرم چوہدری نورالدین صاحب مرحوم ذیل دار کی یاد

(از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ حال مقیم پاکستان)

اگرچہ چوہدری نورالدین صاحب احمدی ذیلدار کو اس دنیائے فانی سے رخصت ہوئے اور اپنے مولائے حقیقی سے ملے کئی ماہ گذر گئے۔ لیکن اگلے دن جب خاکسار ان کے گھر گیا۔ میں ان کے عزیزوں اور اہل سے تعزیت کرنے کی غرض سے پہنچا تو نہ صرف سابقہ تعلقات بلکہ ان کی نیکی اور سلسلہ کیلئے مخلصانہ جدوجہد کے واقعات کی یاد تازہ ہوگئی اور میں نے ارادہ کیا کہ چند سطور اس ضمن میں لکھ کر ان کی یاد قائم کرکے مرحوم ومغفور کی مغفرت و درجات کی بلندی کے واسطے دعا کی تحریک کروں۔

چوہدری صاحب موصوف بدوملہی کے قریب ایک گاؤں دوست پور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم باغبانپورہ میں حاصل کی اور پٹوار کا امتحان پاس کرکے لائل پور اور منٹگمری کے حلقوں میں جہاں نئی آبادی کا کام ہو رہا تھا پٹواری کے طور پر کچھ عرصہ کام کیا۔ اپنے کام میں ہوشیار اور محنتی تھے آخر چک ۹/۱۱ میں آکر آباد ہوگئے۔ کچھ زمین بھی حاصل کی۔ نمبردار بنے اور پھر ذیلدار ہوئے۔ محنت سے نہ صرف اپنی زمین کو بڑھایا بلکہ اپنے بھتیجوں کی زمین کو بھی ترقی دی۔

چوہدری صاحب موصوف پہلے مخفی طور پر کچھ عرصہ احمدی رہے۔ طبیعت میں نیکی اور سعادت تھی آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو کھلم کھلا احمدی کہلانے اور احمدیت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق بخشی اور نیکی و تقوےٰ اور سلسلہ احمدیہ سے اخلاص میں دن بدن ترقی کرتے چلے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت و عشق اور اس محبت و عشق کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے بے حد محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ حضور اور سلسلہ کی طرف سے جو تحریک ہوتی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ اور جب آپ کسی وقت کسی تحریک میں تھوڑا حصہ لیتے تو آپ کے اہل آپ کو اور بھی زیادہ حصہ لینے کی تحریک کرکے آپ کو قربانی اور نیکی میں بڑھانے کی سعادت حاصل کرتے۔ چنانچہ حضور کی خلافت پر ۲۵ سال کامیابی و کامرانی سے گذر جانے پر جب محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے سلور جوبلی کی تحریک کی تو آپ سے بھی چوہدری صاحب نے ابتداء میں ذکر کیا۔ چوہدری نوردین صاحب احمدی ذیلدار اس وقت نمایاں حصہ لینے کا وعدہ نہ کر سکے اور گھر آکر مشورہ کیا تو آپ کی بڑی اہلیہ نے آپ سے کہا کہ آپ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی تحریک کے مطابق پورا حصہ لیں۔ چنانچہ چوہدری نورالدین صاحب اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ ایک تو انہیں پورا حصہ لینے کا موقعہ ملا اور دوسرے ان کی اہلیہ نے انہیں جرأت دلائی اور نیکی کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی۔

چوہدری صاحب مرحوم تحریکوں میں حتی الامکان وعدہ کرنے کی بجائے نقد ادا کرتے۔ تحریک جدید کے سارے سالوں میں نمایاں حصہ لیا۔ موصی تھے اور خدا کے فضل سے نہایت باقاعدگی سے حصہ وصیت نکالتے۔ صدقہ و خیرات میں حصہ لیتے اور جو بھی مرکز کی طرف سے تحریک ہوتی آپ اس پر لبیک کہنا اپنی سعادت گردانتے۔ بعض غریب اور مستحق غرباء کو وظیفہ بھی دیتے۔ آپ کی تبلیغ اور حسنِ سلوک سے آپ کے خاندان کے بیسیوں افراد نے احمدیت قبول کی اور سلسلہ کی خدمت کو اپنا فخر خیال کیا۔ اپنے دوستوں اور حلقہ اثر میں تبلیغ کرنے سے کبھی نہ گھبراتے۔

نماز روزہ کے بڑے پابند تھے۔ عبادت کا شوق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ اور قرآن مجید کی تلاوت باقاعدگی سے کرتے اور اس میں خاص لذت محسوس کرتے۔ جب چک ۹/۱۱ میں رہائش کا عمدہ مکان بنوایا تو ایک خوبصورت چھوٹا سا کمرہ بطور بیت الدعا کے بنوایا۔ اس میں چھوٹی سی الماری تیار کروائی۔ چیدہ چیدہ کتب اور قرآن مجید قرینہ سے وہاں رکھا اور نوافل وغیرہ یا جب گھر میں نماز کا موقعہ ملتا تو اس میں پڑھتے اور دعا کرتے۔ دعائیہ نظمیں اور عبارات لکھ کر لگی ہوئی تھیں۔ چوہدری صاحب موصوف کے اس بیت الدعاء کو خاکسار نے جب دیکھا تو چوہدری صاحب ایک زمیندار یا ذیلدار کی بجائے ایک عابد کی شکل میں خاکسار کو نظر آنے لگے۔ خاکسار نے بھی وہاں دو نفل پڑھے اور دعا کی۔ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب مرحوم کے درجات کو بلند کرے۔ اور ان کے پسماندگان کو ان کے نیک نمونہ کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

چوہدری صاحب خدا کے فضل سے میدانِ جہاد کے بھی غازی تھے۔ قریباً ۶۵ برس کی عمر تھی جب مجاہدین کی ضرورت کی تحریک ہوئی تو فوراً جانے کیلئے تیار ہوگئے۔ بڑھاپا نہیں دیکھا۔ سفید پوشی اور زمینداری نہیں دیکھی۔ کثرت ازدواج کی وجہ سے جو ذمہ داریاں آپڑتی ہیں وہ آپ کے لئے روک نہیں بنیں۔ حق و صداقت کی تائید عملی رنگ میں کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور روانہ ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ان کی نیک بیویوں کو کہ انہوں نے بھی بخوشی چوہدری صاحب کو اس کار خیر میں حصہ لینے سے نہیں روکا۔ بلکہ اپنی طرف سے انہیں ہر طرح تیار کرکے بھیجا۔ چوہدری صاحب مرحوم نے جو خطوط ٹریننگ کے دوران میں لکھے ہیں وہ ان کے اخلاص اور خدا پرستی پر دلالت کرتے ہیں۔ ان میں سے چند فقرات ذیل میں درج کرتا ہوں۔ یہ خطوط چوہدری صاحب کی بڑی اہلیہ کے پاس محفوظ ہیں اور ان سے مجھے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ چوہدری صاحب لکھتے ہیں:۔

"۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ زمین پر سونا پڑتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان نرم نرم بستروں سے زیادہ اچھی نیند آتی ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ سب گناہ معاف فرمائے اور عاقبت خیر کرے۔"

بعض لوگ جب فوجی ٹریننگ پر جانے کے لئے تیار نہ ہوئے تو چوہدری صاحب نے لکھا:۔

"مجھے اپنی قوم پر افسوس آتا ہے جنہوں نے دو خدا بنائے ہیں۔ ایک علاقہ کا خدا مانا ہے اور چک ۶/۱۱ کا خدا بچاتا ہے۔ مجھے حضرت صاحب کا یہ فقرہ خوب یاد آتا ہے:۔

ہائے میری قوم نے تکذیب کرکے کیا لیا
زلزلوں سے ہوگئے صدہا مساکن مثل غار"

جب چوہدری صاحب چک سے لاہور پہنچے اور سرائے پر جانے کے لئے تیار ہوئے۔ تو اپنی اہلیہ کو خط میں بہت باتیں لکھیں۔ اس خط سے چند فقرات لکھتا ہوں جن سے چوہدری صاحب کی خدا پرستی اور نیکی پر روشنی پڑتی ہے۔

"میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لاہور میں ہوں۔ کل روانہ ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل مجھ پر ہوا ہے۔ ایک بات کی مجھے خوشی ہوئی ہے کہ سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی بھی نہیں ہے۔ مسیح موعودؑ نے سچ فرمایا ہے
ع "سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی"
ممکن ہے گھر مرتے وقت کئی حسرتیں ہوں کہ یہ بھتیجے یہ گھر بار۔ یہ ساز و سامان ۔ ۔ ۔ مجھے فکر صرف یہ ہے کہ آپ فکر کریں گی کہ کیوں جانے دیا۔ یہ فکر ہرگز ہرگز نہ کرنا۔ ممکن ہے کہ آپ کی زندگی کب تک یا میری کب تک ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ آپ کو روزی یا زراعت ملتی رہے گی کسی کا دست نگر نہ ہونا پڑے گا۔ بے شک جس طرح تمہاری مرضی ہو کشادہ کھائیں اور پہنیں اور خدا کو یاد کریں اور بالکل رقم جمع نہ کرنا جو کچھ بچے سب خدا کے راستہ میں دیتے رہنا۔ بلکہ میری ایک وصیت یہ ہے کہ میری رقم جو امانت میں جمع ہے اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ سب روپیہ تم نے حضرت صاحب کو ارسال کر یا بذریعہ خط لکھ دینا کہ یہ ہمارے خاوند کی وصیت ہے کہ یہ روپیہ وہاں لگانا جہاں اس کو ہمیشہ کیلئے ثواب پہنچتا رہے کیونکہ اس کی وصیت ہے۔ باقی بھی جو گھر میں روپیہ جمع ہے اور آپ کی ضرورت سے بچے تو وہ بھی خدا تعالیٰ کے راستہ میں دیدینا اور کہنا کہ اس میں نصف روپیہ ہمارا (ہم دونوں کا (بیویوں کا) اور نصف چوہدری صاحب کا ہے۔"

جوانی میں اور ادھیڑ عمر میں صحت اور تندرستی میں ہر حالت میں چوہدری صاحب مرحوم نے خدمت دین کیلئے روپیہ خرچ کیا۔ اور زندگی کے آخری لمحوں میں بھی دریغ نہ کیا۔

ایک خط میں چوہدری صاحب مغفور نے لکھا۔

"اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر کرتا ہوں کہ ذیلداری کی لعنت دور ہوئی تو مجھے یہاں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آنے کا موقعہ ملا۔ اگر ذیلداری ہوتی تو ممکن تھا کہ میں نہ آتا۔"

چوہدری صاحب بالعموم یہ فقرہ کہا کرتے کہ "چندہ زیادہ دیں تو رزق زیادہ ملتا ہے اور رزق آدمی کے آگے اور پیچھے ہوتا ہے۔"

چک ۶/۱۱ ل میں احمدیہ مسجد آپ کی ہی جدوجہد سے بنی جو آپ کی ہر وقت نیکی کی یاد کو تازہ کرتی رہتی ہے۔ مسجد کے ساتھ عورتوں کیلئے الگ حصہ بنانے کے لئے ایک معقول رقم الگ کرکے رکھی ہوئی تھی جو اب تک محفوظ ہے۔ عالمگیر میں ایک نلکا لگوانے کے لئے رقم دی۔ جلسہ سالانہ اور مشاورت پر جہاں باقاعدگی سے شامل ہوتے وہاں مرکز یا جلسہ بصورت اجناس بھی بعض اوقات دیتے۔

الغرض مرحوم میں بہت سی خوبیاں اور نیک باتیں تھیں۔ اپنے لباس۔ وضع قطع اور عبادات اور قربانی کے لحاظ سے نہایت مخلص اور مسلمان تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب بھی چوہدری صاحب کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ افسوس چوہدری صاحب کے ہاں اولاد باوجود کثرت ازدواج کی ذمہ داریوں کے اٹھانے کے نہ ہوئی۔ ان کے بھتیجوں اور عزیزوں سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو چوہدری صاحب کی نیک یادگار بنائے۔ آمین:

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کیلئے خصوصیت سے دعا کیجائے

(از خان صاحب منشی برکت علی صاحب ربوہ ضلع جھنگ)

آج کل بعض جماعتوں میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے لئے دعا اور صدقہ کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مکتوب مندرجہ الفضل مورخہ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۵۰ء سے ظاہر ہے۔ کہ دشمن نہ صرف چوہدری صاحب موصوف کو بلکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بھی گزند پہنچانا چاہتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ حضور نے چوہدری صاحب کے لئے دعا کی تحریک کی ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ جب خطرہ حضور کیلئے بھی درپیش ہے۔ تو حضور کو اس دعا میں شامل نہ کیا جائے۔ چنانچہ ربوہ کے بلاک "ب" میں یہ تحریک شروع کر دی گئی ہے۔ اور صدقہ کے لئے رقم بھی جمع ہو گئی ہے۔ میرے خیال میں دوسری جماعتوں کو بھی چاہیئے۔ کہ دعا اور صدقہ کے لئے چوہدری صاحب کے ساتھ حضور کی ذات کو بھی شامل کر لیں۔

حقیقتاً دیکھا جائے۔ تو سلسلہ کی عزت اور عظمت انفرادی اور مجموعی طور پر حضور کی ذات مبارک کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ میں طوالت میں جانا ضروری نہیں سمجھتا۔ لیکن غور کر کے دیکھو کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کی وفات پر حضور کی ذات مبارک ہی تھی۔ جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو تباہ ہونے سے بچایا۔ پھر سنہ ۱۹۳۴ء میں احرار کی شرارتوں سے جماعت کو امن میں رکھا۔ اس کے بعد سنہ ۱۹۴۷ء میں فسادات کے موقعہ پر احباب کو قادیان سے امن سے نکال لانے میں حضور کی تدابیر کو کامیاب کیا۔ اور اب سالانہ جلسہ سے ثابت ہو گیا۔ کہ جماعت کو انتشار سے بچانے اور ایک جگہ جمع کرنے میں کامیاب کیا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل اور محض فضل تھا۔ پھر یہ بھی دیکھو کہ کس طرح ساری دنیا میں تبلیغ کا سلسلہ پھیلا دیا ہے۔ جس سے سلسلہ کا رعب قائم ہو رہا ہے۔ ان سب امور سے ظاہر ہے۔ کہ حضور کوئی معمولی ہستی نہیں۔ بلکہ سچ یہ ہے۔ کہ اللہ جلشانہٗ کے حضور آپ کو بہت بڑی قبولیت حاصل ہے۔ اچھی طرح غور کر کے دیکھ لو حضور ایدہ اللہ دنیا میں ایک ممتاز ہستی ہیں۔ دنیا میں اس وقت ایک ہی دینی خلیفہ ہے۔ اور ایک ہی مصلح موعود جو بہت بلند ہستی ہے۔ اس وقت دنیا میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک آپ کے ہم مرتبہ کوئی ہستی نہیں۔ اس لئے حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے بہت دعائیں کرو اور صدقہ دو۔ اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے حفظ و امن میں رکھے۔ دشمن کی شرارتوں سے بچائے اور دشمن کو اس کے بد ارادوں میں خائب و خاسر کرے۔ جس قدر بھی حضور کی قدر کی جائے کم ہے۔ حضور کے وجود باجود کے ساتھ ہی سلسلہ کی عزت اور عظمت ہے۔

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان نہروں کے پانی کا تنازعہ

کراچی ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء دریاؤں کے پانی کی موجودہ اور آئندہ رسد و تقسیم کے متعلق تنازعہ جو ہندوستان اور پاکستان کے درمیان بڑے تنازعات میں شمار ہوتا ہے ۲۷ مارچ سنہ بین المستعمراتی کانفرنس میں زیر غور رہا ہے۔ اس امر کی مخلصانہ امید کی جا سکتی ہے۔ کہ یہ کانفرنس نہ صرف اس تنازعہ کو طے کرنے بلکہ ہندوستان اور پاکستان کے دیگر تنازعات کو حل کر لینے کے لئے راستہ ہموار کر لینے میں بھی کامیاب ثابت ہو گی۔ اس موقع پر دونوں ممالک کے اس مسئلہ کے خاص خاص پہلوؤں کا ذکر کرنا جو موجودہ کانفرنس میں زیر غور ہے دلچسپی سے خالی نہ ہو گا۔

بنیادی امر یہ ہے۔ کہ مغربی پاکستان کے اقتصادی استحکام فلاح و بہبود یہاں تک کہ خود اس کے وجود کا دارومدار ان دریاؤں پر ہے۔ جو طاس میں واقع ہیں۔ یعنی ستلج۔ بیاس اور راوی مشرقی پنجاب سے گذر کے مغربی پنجاب آتے ہیں۔ دریائے بیاس تو پاکستانی سرحد سے کچھ فاصلے پر دریائے ستلج سے جا ملتا ہے۔ دریائے راوی کے شروع حصہ سے جو نہر مادھو پور ہیڈ ورکس کے قریب نکلی ہے۔ اس کی حیثیت بھی بین الاقوامی ہو گئی ہے۔ کیونکہ یہ مشرقی پنجاب سے گذرتی ہوئی مغربی پنجاب آتی ہے مزید برآں فیروز پور کے قریب ستلج اور بیاس کے مشترکہ دریا پر متعدد ہیڈ ورکس میں پہلا ہیڈ ورک جس سے مغربی پاکستان کا سب سے زیادہ مفاد وابستہ ہے۔ کیونکہ متعدد ہیڈ ورکس میں سے نکلی ہوئی مختلف نہروں کا ۸۵ فی صدی پانی پر مغربی پاکستان ہی کا حق ہے، تقسیم کی وجہ سے مشرقی پنجاب کے زیر اثر کر دیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مغربی پنجاب اور ریاست بہاولپور کو سیراب کرنے والی نہروں کے ابتدائی حصوں پر پاکستان کا قبضہ نہیں رہا۔

جہاں تک دریائے جہلم، سندھ اور چناب کا تعلق ہے جن پر تقسیم کا کوئی اثر نہیں پڑا۔ ان کے بھی ابتدائی حصے ریاست جموں و کشمیر میں واقع ہیں۔ حالانکہ یہ دریا مغربی پاکستان سے گذرتے ہوئے بحیرہ عرب میں گرتے ہیں۔ ان دریاؤں سے متعدد اہم نہریں نکلی ہیں مغربی پاکستان کی ایک اہم ترین نہر یعنی "اپر جہلم نہر" کا ہیڈ ورکس منگلا میں ہے۔ جو ریاست جموں و کشمیر میں سرحد سے ۷ میل پر واقع ہے۔

ان چھ دریاؤں سے نکلی ہوئی اکثر نہریں صوبہ مغربی پنجاب، صوبہ سندھ۔ ریاست بہاولپور اور ریاست خیرپور کو سیراب کرتی ہیں۔ مشرقی پنجاب میں ان میں سے صرف چند ہی نہریں بہتی ہیں۔ کیونکہ اس کا بہت کم حصہ دریائے سندھ کے طاس میں واقع ہے۔ مغربی پاکستان میں ان نہروں سے سیراب ہونے والے علاقہ کا رقبہ ۱۹۰۰۰۰۰۰ ایکڑ ہے۔ جس میں ۱۱۰۰۰۰۰۰ ایکڑ مغربی پنجاب میں ۵۰۰۰۰۰۰ ایکڑ سندھ میں اور ۳۰۰۰۰۰۰ ایکڑ ریاست ہائے بہاولپور اور خیرپور میں ہیں۔

بین الاقوامی قانون نیز ڈینیوب۔ نیل۔ ریو گرینڈی اور کولوریڈو ایسے بین الاقوامی دریاؤں کے متعلق مہذب اقوام کے مقررہ رواج کے تحت دریائے سندھ کے طاس میں واقع تمام دریاؤں کے پانی کا منصفانہ حصہ پاکستان کو ملنا چاہیئے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان کو نہ صرف پانی کی ان رسدوں کو حاصل کرنے کا حق ہے جو تقسیم کے قبل اسے قانوناً حاصل تھیں۔ بلکہ آئندہ انجینئرنگ کی تعمیرات کی وجہ سے اس طاس کے پانی کے بڑھے ہوئے خرچ میں منصفانہ حصہ کا بھی پاکستان حق دار ہے۔

پنجاب سرحدی کمیشن نے مشرقی پنجاب اور مغربی پنجاب کی بین الاقوامی سرحد کا تعین اس خیال کے تحت کیا تھا۔ کہ غیر منقسم پنجاب کے ذرائع آبپاشی سے حاصل شدہ پانی کی تقسیم کے متعلق اس وقت کے موجودہ معاہدے قائم رہیں گے۔ نیز مشرقی و مغربی پنجاب کو سیراب کرنے والی نہروں کے ہیڈ ورکس کے مشترکہ انتظام کا طریقہ اختیار کیا جائے گا۔ نہروں کے سلسلے میں تقسیم کمیٹی نے جو ہندوستان اور پاکستان دونوں کے نمائندوں پر مشتمل تھی اپنی یہ رائے ظاہر کی تھی کہ "ان دونوں علاقوں نیز مختلف نہروں کو جو پانی قانوناً حاصل ہوتا ہے۔ اس کے جائز حصوں میں ترمیم کرنے کا کوئی سوال نہیں ہے"۔

اس سلسلے میں ایک اور اہم امر یہ ہے۔ کہ تقسیم کے بعد ہندوستان نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ مغربی پنجاب میں آبپاشی کا موجودہ نظام غیر منقسم پنجاب کے پورے صوبہ کی ایک مشترکہ املاک تھی۔ لہذا اس کی قیمت کا اندازہ لگایا جائے۔ اور مشرقی پنجاب کو اس قیمت کا جائز حصہ دیا جائے۔ اس کی قیمت کا اندازہ لگایا گیا۔ لیکن ہندوستان کا یہ اصرار رہا۔ کہ آبپاشی کی تعمیرات کی قیمت اصل اخراجات سے زیادہ لگائی جائے۔ کیونکہ یہ تعمیرات بہت زیادہ منافع بخش ہیں۔ ثالثی عدالت نے جو قانون آزادیٔ ہندوستان کے تحت تقسیم سے پیدا ہونے والے تنازعات کو حل کرنے کے لئے مقررہ عرصہ کے واسطے ایک قانونی جماعت تھی فیصلہ دیا کہ ان املاک کی قیمت ان کے اصل اخراجات کی دوگنی لگائی جائے۔ یہ فیصلہ منظور کر لیا گیا۔ ان املاک کے سلسلے میں مغربی پنجاب کو تناسب کی حیثیت سے قیمت کا جو زیادہ حصہ ملا تھا۔ وہ اس سے لے کر مشرقی پنجاب کو دے دیا گیا۔ تقسیم کی ان کارروائیوں کے دوران میں آبپاشی کی صرف ان تعمیرات کے انتظامات کی تفصیلات پر غور نہیں لیا گیا۔ جن سے

تبلیغ جہاد اکبر ہے

جب احمدیت ایک صداقت ہے پھر صداقت کے سمجھنے کیلئے لوگوں میں کیا روک ہے؟

احباب کرام کو معلوم ہے۔ کہ ہمارے پیارے امام نے ہم سے مطالبہ فرمایا تھا۔ کہ (۱) ہر احمدی سال میں ۱۵ دن وقف برائے تبلیغ کرے۔

(۲) ہر احمدی سال میں ایک نیا احمدی بنانے کا وعدہ کرے اور اسے پورا کرنے کے لئے سعی کرے۔

یہ ہر دو تحریکیں مبلغین کے ذریعہ احباب تک پہنچائی جا چکی ہیں۔ اور بعض جماعتیں ان پر عمل پیرا بھی ہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا چند جماعتوں کے چند سو افراد کے اس پروگرام کو بجا لانے سے وہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ جو ۵۰۰ یا ۶۰۰ جماعتوں کے ایک لاکھ افراد کی متحدہ مساعی سے ہونگے۔

پس جماعتیں فوری توجہ کریں۔ اگر وہ تبلیغ کر رہی ہیں۔ اور اس کے باوجود خاطر خواہ اثرات پیدا نہیں ہو رہے۔ تو اس کی رپورٹ مفصل آنی چاہیئے۔ تاکہ مرکز معلوم کر سکے۔ کہ کس امر کے فقدان سے ایسا ہو رہا ہے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

دعائے نعم البدل

میرا اکلوتا بیٹا عزیزم مرزا محمود احمد بعمر ۱½ سال صرف ۳ یوم علیل رہنے کے بعد ۲۷/۳/۵۰ کو اپنے مولا سے جا ملا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

احباب سے درخواست ہے۔ کہ خداوند کریم ہم کو صبر جمیل کی توفیق دے اور اس کا بدل عطا فرمائے۔ آمین

(مرزا عبد السمیع اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر چنیوٹ)

جو سے مشرقی پنجاب اور مغربی پنجاب دونوں کا مشترکہ طور پر مفاد وابستہ تھا۔ بہرحال یہ طے ہوا کہ یہ دونوں اپنے اپنے علاقوں کی متعلقہ تعمیرات کا انتظام خود کریں۔ ان انتظامات کی تفصیلات کے متعلق ایک عارضی معاہدہ بھی ہوا جس کی میعاد ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء کو ختم ہوئی۔ فریقین کی رائے تھی کہ اس دوران میں انتظامات کی تفصیلات کے متعلق اس عارضی معاہدہ کی جگہ ایک مستقل معاہدہ کیا جائے لیکن مذکورہ تاریخ تک اگر مستقل معاہدہ نہ ہو سکا تو اس سے غیر منقسم پنجاب کے دریاؤں اور نہروں سے پانی کا وہ حصہ حاصل کرتے رہتے جو تقسیم سے قبل ملتا تھا۔ اور آبپاشی کی نئی اسکیموں کی وجہ سے دریائے سندھ کے طاس کے پانی کے بڑھے ہوئے خرچ میں منصفانہ حصہ حاصل کرنے کے متعلق مغربی پنجاب کے حق پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

حکومت مغربی پنجاب کی انتہائی کوششوں کے باوجود مستقل معاہدہ کی گفت و شنید ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء سے پہلے نہ ہو سکی۔

تقسیم کے وقت کے معاہدوں کے باوجود حکومت مشرقی پنجاب نے ثالثی عدالت کا کام ختم ہوتے ہی یکم اپریل ۱۹۴۸ء کو اپر باری دوآب نہر کی آب رسانی اور نظم و نسق کے متعلق انتظامات کی تجدید کرنے سے انکار کر دیا۔ اس تاریخ اس نے مغربی پنجاب اور بہاولپور کے ان نہروں میں پانی جاری کرنے سے انکار کر دیا جن میں فیروزپور ہیڈ ورکس سے پانی دستیاب ہوتا ہے۔ اس طرح نہ صرف کھڑی فصلوں کو زبردست نقصان پہنچا بلکہ وہ لاکھوں افراد بھی سخت مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں جن کا پانی پینے تک کا دارومدار ان نہروں پر تھا۔

حکومت مشرقی پنجاب نے پاکستان کو حسب ذیل شرائط پر پانی جاری کرنے کی پیشکش کی۔

(الف) حق ملکیت یعنی اس پانی کی قیمت جو فیروزپور اور مادھوپور ہیڈ ورکس سے نکلی ان نہروں کے ذریعہ دیا جائے جن کے منبع مشرقی پنجاب میں ہوں

(ب) ہیڈ ورکس کے انتظامی اخراجات میں اس حصہ کی ادائیگی جو مقررہ قیمت کی بجائے۔ اس بڑھی ہوئی قیمت کے حساب سے ہو جسے حکومت مشرقی پنجاب نے مادھوپور ہیڈ ورکس کے لئے مقررہ قیمت سے چارگنا زیادہ اور فیروزپور ہیڈ ورکس کے لئے مقررہ قیمت سے دوگنا زیادہ رکھی تھی۔

ج۔ ایک نیا اور عجیب خیز مطالبہ یعنی یہ کہ وادی ستلج کی نہریں دریائے ستلج سے پانی حاصل [illegible] ہمیں امید رکھنا چاہیئے کہ کراچی کی یہ موجودہ کانفرنس اس تنازعہ کو حل کرنے میں کامیاب ہو گی [illegible] جب کے حل کرنے میں گذشتہ کانفرنسیں ناکام رہی ہیں۔

بھارت جنوبی افریقہ سے تجارت پر پابندی اٹھا دے گا؟

لنڈن ۳۰ مارچ - ماہوار رسالہ امریکن ورلڈ کے اپریل کے شمارہ میں مسٹر جی ایچ کیلین نے ایک مقالہ میں کہا ہے کہ توقع کی جا رہی ہے کہ بین الاقوامی تعلقات کے مفاد کے پیش نظر جنوب افریقی گول میز کانفرنس کے انعقاد سے پہلے دہلی بھی پاکستان کی طرح جنوبی افریقہ کے خلاف تجارتی پابندی اٹھا کر خیر سگالی کا ثبوت دے گا۔

گول میز کانفرنس میں سمجھوتہ کے امکانات کا تجزیہ کرتے ہوئے مقالہ نگار رقمطراز ہے کہ "دونوں جانب کے انتہا پسندوں کے لئے کوئی امید نہیں ہے۔ لیکن اس کا اعتراف کیا ہے کہ اب ہندوستانی آبادی کو منتقل کرنے کا خیال قابل عمل نہیں سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے کہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کو رہنا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی تمام پابندیوں کا دور کر دیا جانا بھی ممکن نہیں ہے کوئی درمیانی راستہ تلاش کرنا ہوگا

مسٹر کیلین کہتے ہیں کہ دونوں جانب کے سنجیدہ طبقوں میں یہ رائے عام ہے کہ کسی نئے سمجھوتہ کیلئے ۱۹۲۷ء کا معاہدہ کیپ ٹاؤن بہترین نقطہ آغاز بن سکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ ایک چیز امید افزا ہے۔ موجودہ فضا مذاکرات کیلئے ایک دو سال پیشتر کی فضا سے زیادہ خوشگوار ہے۔ پاکستانی اور بھارتی وفود کے دورہ کا بھی اچھا اثر ہوا ہے۔ اس وقت کے رنجیدہ جذبات بہت تکلیف دہ تجربہ کا نتیجہ تھا۔ اور ممکن ہے کہ یہی مفاہمت اور سمجھوتہ کا وہ جذبہ پیدا کر دیں جو تمام بین الاقوامی اور بین الجماعتی تعلقات کی بنیاد ہوا کرتی ہے (اسٹار)

دنیا کے انجینئروں کی لبنان میں کانفرنس

بیروت ۳۰ مارچ - اس موسم گرما میں لبنان میں انجینئروں کی بین الاقوامی کانفرنس ہونے والی ہے۔ اس کے اخراجات کے لئے ۷۰۰۰۰ روپوں کا فنڈ کھول دیا گیا ہے۔ وزیر اعظم ریاض الصلح بے نے کہا ہے کہ لبنان اس کانفرنس سے کافی فائدہ حاصل کرے گا۔ کیونکہ عنقریب شروع ہونے والے تعمیر جدید کے کاموں کے متعلق دنیا کے ماہر انجینئروں سے گفتگو کا موقع مل جائے گا۔ (اسٹار)

روم - اطالیہ میں گڑبڑ جاری ہے۔ اپولیہ کے علاقے میں سان سویرو کے مقام پر پانچ ہزار کمیونسٹ مظاہرین نے فوج اور پولیس سے لڑائی کی شہر کی سڑکوں پر روکاوٹیں کھڑی کر دیں۔ اور بم بھی پھینکے گئے

مشرقی بنگال کیلئے بڑی بندرگاہ

ڈھاکہ ۳۰ مارچ - یہاں کے سرکاری حلقوں کے بیان کے مطابق اس کا امکان ہے کہ مشرقی بنگال کے جنوب مغربی ڈیلٹا علاقہ میں واقعہ کھلنا کو ایسی بندرگاہ بنا دیا جائے جس میں بڑے بحری جہازوں کی آمد و رفت بھی ممکن ہو۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں رائل پاکستان نیوی اور حکومت پاکستان کے محکمہ سروے سمندر کی سطح اور دریائے پسور کا جو سروے کر رہا ہے اس سے حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ (اسٹار)

بحیرہ روم کی ماہی گیر کانفرنس

بیروت ۳۰ مارچ - اپریل کے مہینہ میں بحیرہ روم کی جو ماہی گیر کانفرنس منعقد ہونے والی ہے اس میں شرکت کیلئے لبنانی حکومت نے اپنی آمادگی ظاہر کی ہے اطالوی حکومت نے بحیرہ روم کے تمام سواحلی ممالک کو کانفرنس میں شرکت کے لئے لبنانی حکومت نے اپنی آمادگی ظاہر کی ہے۔ اطالوی حکومت نے بحیرہ روم کے تمام سواحلی ممالک کو کانفرنس میں شرکت کے دعوت نامے روانہ کر دیئے ہیں۔ اگرچہ کانفرنس کا مقام ابھی متعین نہیں ہوا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ کانفرنس بحیرہ روم میں ماہی گیری کے متعلق کوئی بین الاقوامی منصوبہ مرتب کریگی۔ (اسٹار)

تھرمامیٹر کے ذریعہ ماہی گیری

لنڈن ۳۰ مارچ - گذشتہ ایک سال سے ماہی گیری کے ماہرین سمندر کے طاس میں ماہی گیری کے لئے پانی کا موزوں ترین درجہ حرارت معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ماہی گیری میں تھرمامیٹر کا استعمال ہمت افزا ضرور ہے۔ لیکن اس میں پیچیدگیاں ہیں اور اب تک نہیں کہا جا سکتا کہ بہترین نتائج کیونکر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن ایک بات دریافت ہو گئی ہے کہ کاڈ مچھلی جب غذا کے لئے تعاقب کر رہی ہوتی ہے تو اس وقت ٹھنڈے پانی کا ان پر ویسا ردعمل نہیں ہوتا جیسا دوسرے وقت ہوتا ہے۔ (اسٹار)

لنڈن ۳۰ مارچ - سر سیٹھے کھاما نے افریقہ جاتے وقت لنڈن کے اخباری نامہ نگاروں سے کہا یہ ٹھیک ہے کہ میں نے انگریز عورت سے شادی کر کے اپنے قبیلے کے رواج کو توڑ دیا۔ لیکن یہ رواج بہت دقیانوسی تھا۔ بہر حال میرے قبیلے نے مجھے معاف کر دیا ہے۔

لنڈن ۳۰ مارچ - بحر اوقیانوس کے دفاع میں امریکی مدد کی پہلی قسط کے طور پر امریکہ سے یہاں اڑن قلعے پہنچے۔ وزیر امور فضائیہ مسٹر آرتھر ہینڈرسن نے ان کا خیر مقدم کیا۔

وزیر اعظم پاکستان کے دہلی جانے پر اظہار اطمینان

لنڈن ۳۰ مارچ - اس امر پر اطمینان کی اطلاع دیتے ہوئے جس سے دہلی نے مسٹر لیاقت علی خاں کی پنڈت نہرو سے ملاقات کو آنے کی خبر سنی لنڈن "ٹائمز" کا نامہ نگار دہلی رقمطراز ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان مصالحت کے متعلق نیک نیت لوگ تقریباً مایوس ہو چکے ہیں۔ لیکن اگر یہ دونوں وزیر اس تازہ ترین تکلیف دہ مسئلہ کو زیادہ بگڑنے سے روکنے میں کامیاب ہو گئے ہیں تو پھر یہ امید تازہ ہو سکے گی کہ دونوں ممالک دوسرے ایسے متنازعہ مسائل مثلاً کشمیر کا مستقبل۔ پنجاب میں نہری پانی کی تقسیم۔ متروکہ جائدادوں کی قیمتوں کی ادائیگی اور تجارتی تعطل کو بھی حل کر سکیں گے۔ (اسٹار)

چیک تعلیمی اداروں کی اشتراکیت

لنڈن ۳۰ مارچ - وزیر تعلیم نے چیکوسلواکیہ کی پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کیا ہے جس کے ماتحت تمام تعلیمی ادارے جن میں ۱۸ یونیورسٹیاں اور کلیسائی مدرسے اور ہائی سکولوں کی قسم کے پچاس اور ادارے شامل ہیں اشتراکی بنا دیئے جائیں گے ان اداروں کی تمام جائداد حکومت لے لے گی۔ اور سارے کتب خانوں کی مکمل صفائی بھی متوقع ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یونیورسٹی کے طلباء میں ۷۰ فیصدی اب مزدوروں کے بچے ہیں (اسٹار)

حیدرآباد میونسپلٹی کا فاضل بجٹ

حیدرآباد (سندھ) ۳۰ مارچ - کئی برسوں کے بعد پہلی دفعہ چیف آفیسر قاضی عبد المجید عابد نے میونسپل مشاورتی کمیٹی کے سامنے فاضل بجٹ پیش کیا۔ مجموعی آمدنی کا اندازہ ۱۹,۵۴,۶۵۵۰۰ روپے اور اخراجات کا ۱۹,۴۵,۹۲۱ روپے ہے۔ نئے ٹیکس نہیں لگائے گئے ہیں۔ میونسپل ریزرو فنڈ بدستور قائم ہے اور اس میں سے ۱,۲۲,۰۰۰ روپیہ سالانہ دینے کا وعدہ بھی برقرار ہے۔ گذشتہ سال کے ۵۲۵۰۰ روپوں کے مقابلہ میں اس سال صحت وصفائی کے لئے ۶۰۰۰۰ روپے منظور کئے گئے ہیں۔ اس سال دق کے سینی ٹوریم کے لئے بھی ۱۲۰۰۰ روپے رکھے گئے ہیں۔

قاضی عابد نے بتایا کہ میونسپلٹی بجلی کے مصارف پر ۳۰۰۰۰ روپے خرچ کر رہی ہے۔ لیکن اگر ۷۰۰۰۰ روپے خرچ کر دیئے جائیں تو میونسپلٹی کا اپنا چھوٹا پاور ہاؤس بن جائے گا۔ جس سے برابر باقاعدگی کے ساتھ بجلی ملتی رہے گی

پناہ گزینوں کی آبادکاری کے متعلق میونسپلٹی کی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گذشتہ سال ۱۴۰۰۰ روپے خرچ کر کے ان کے لئے ۱۲۵ نئی دکانیں تعمیر کی گئی ہیں۔ اس سال بھی اس کام کے لئے ۱۰۰۰۰ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ (اسٹار)

فلائٹ لفٹیننٹ کا پروگرام

لاہور ۳۰ مارچ - فلائٹ لفٹیننٹ عطاء اللہ شاہ ایگزیکٹیو افسر لاہور شاہی پاکستان فضائیہ میں افسر اور ہوا باز بھرتی ہونے والوں سے دورہ کے حسب ذیل پروگرام کے مطابق ملاقات کریں گے۔ امیدواروں کو چاہئیے کہ مندرجہ ذیل جگہوں پر افسر مذکور سے رابطہ پیدا کریں

(۱) ۷ اپریل ۱۹۵۰ء کو ۱۰ بجکر ۳۰ منٹ صبح دفتر روزگار گوجرانوالہ میں (۲) ۹ اپریل ۱۹۵۰ء کو ۹ بجے صبح ریسٹ ہاؤس پی ڈبلیو ڈی میں (۳) ۱۳ اپریل ۱۹۵۰ء کو ۹ بجے صبح ریاستی مہمان خانہ شیخوپورہ میں (۴) ۱۷ اپریل ۱۹۵۰ء کو ۸ بجکر ۳۰ منٹ صبح۔ دفتر روزگار ملتان میں (۵) ۲۰ اپریل ۱۹۵۰ء کو ۱۰ بجے صبح۔ دفتر روزگار لائلپور میں۔ (۶) ۲۱ اپریل ۱۹۵۰ء کو ۹ بجے دفتر روزگار سرگودھا میں ملاقات کریں گے۔

مختصرات

لنڈن ۳۰ مارچ دارالامراء میں لارڈ چانسلر نے بتایا کہ اگر تشدد آمیز جرائم اس سال اور اگلے سال جاری رہے تو حکومت کو سزائے تازیانہ کے احیاء پر غور کرنا پڑے گا۔ آپ نے کہا ۱۹۴۸ء اور ۱۹۴۹ء کے اعداد و شمار سزائے تازیانہ کے اجراء کی اجازت نہیں دیتے۔

لنڈن - سڈنی میں مقیم نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ جہازی گودیوں میں ہڑتالوں کی لہر کے خلاف جنگ کے لئے آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے صنعتی ہنگامی صورت حالات کا اعلان کیا ہے بعض لوگوں کو ایک سال قید سزا دی جا سکے گی۔ آسٹریلیا سے باہر کے رہنے والے مجرموں کو جلاوطن کیا جا سکے گا۔ (واٹر فرنٹ ورکرز فیڈریشن کے کئی رہنما انگلستان کے رہنے والے ہیں)

لنڈن - خبر رساں ایجنسیوں کا بیان ہے کہ نوجوان کمیونسٹ برلن میں جو شاندار مظاہرہ کرنے والے تھے وہ مظاہرہ اب نہیں ہوگا۔

ہ - یہ مظاہرہ کمیونسٹوں کی آلہ کار جماعت "آزاد جرمن نوجوان تحریک" کے زیر اہتمام ہونا تھا۔ اس جماعت کے سیکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ یہ مظاہرہ اب نہیں کیا جائیگا۔